2150 ـ سرعام بولی والی بیع کا حکم

سوال

ان بولیوں میں جس میں یہ شرط رکھی جاتی ہے کہ اس میں شرکت کرنے والا بولی میں شامل ہونے سے قبل کچھ رقم جمع کرائےان بولیوں کا حکم کیا ہے؟
اور موجودہ دور میں معروف بولي والی بیع جس میں سب سے زیادہ بولی دینے والے کو چیز فروخت کی جاتی ہے کا حکم کیا ہے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

بولی والی بیع میں جب شرعی شروط پائی جائیں تو یہ بیع صحیح ہے، جمہور اہل علم کا مسلك یہی ہے، انہوں نے مندرجہ ذیل حدیث کو دلیل بنایا ہے:

انس بن مالك رضي اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بچھونا (زمین پر بچھانے والی چٹائی یا پھر جانور کی پیٹھ پر ڈالا جانے والا پردہ) اور ایک پیالا فروخت کیا اور فرمایا:

یہ بچھونا اور پیالا کون خریدے گا؟ تو ایک شخص نے کہا میں انہیں ایک درہم میں خریدتا ہوں، تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک درہم سے زیادہ کون دے گا؟ ایک درہم سے زیادہ کون دے گا؟ تو ایک شخص نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دو درہم دیے اور انہیں خرید لیا" سنن ترمذی حدیث نمبر (1139). امام ترمذی حدیث روایت کرنے کے بعد کہتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے، اور ہم اسے الاخضر بن عجلان کی حدیث کے علاوہ کسی اور سے نہیں پہچانتے؟... اور اس پر بعض اہل علم کا عمل ہے اور وہ مواریث اور غنائم میں زیادہ دے کر خریدنے والی بیع میں کوئي حرج نہیں دیکھتے، اور یہ حدیث معمر بن سلیمان، اور کئی ایک بڑے لوگوں نے اخضر بن عجلان سے روایت کیا ہے.

اور ذیل میں اس بیع کی تعریف اور اس کے متعلقہ چند ایك قواعد و ضوابط کا ذکر کیا جاتا ہے:

1 ـ بولی کا معاہدہ اور سودا یا عقد:

ایسے معاوضے کا عقد اور معاہدہ جو لکھ کر یا آواز لگا کر بولی میں شرکت کرنے والوں کی رغبت کے لیے کیا

جائے اور یہ عقد فروخت کرنے والے کی رضامندی کے وقت مکمل ہوتا ہے.

2 ـ حسب موضوع فروخت اور کرایہ وغیرہ اور اس کے حسب طبیعت عقد و معاہدے کی بھی کئي ایك انواع و اقسام ہیں، مثلا: اختیاری: جیسا کہ افراد کے مابین عام بولي، اور ایك قسم اجباری ہےجیسا کہ وہ بولیاں جو ادائیگی واجب کرتی ہو، اور عام اور خاص کمپنیوں اور حکومتی اداروں اور افراد کی محتاج ہو.

3 ـ بولي کے عقد اور معاہدے میں لکھے جانے والے معاملات اور شروط و قواعد و ضوابط چاہے وہ دفتری ہوں یا قانونی ان سب میں ضروری ہے کہ یہ شریعت اسلامیہ کے احکام سے تعارض نہ رکھے اور مخالف نہ ہو.

4 ـ بولی میں شامل ہونے والوں سے زر ضمانت کے طور پر کچھ رقم لینا شرعا جائز ہے، اور یہ ضروری اور واجب ہے کہ ہراس شرکت کرنے والے کو جو اس بولی میں خریداری نہ کرسکے اسے زر ضمانت والی رقم واپس کردی جائے، اور جو بولی دینے میں کامیاب ہو جائے زر ضمانت قیمت میں شامل کرلی جائے.

5 ـ بولی میں شرکت کرنے کی فیس لینے میں کوئي شرعا کوئی حرج نہیں ـ یعنی شروط والی کاپی اور اوراق کی اصلی قیمت سے زیادہ نہ ہو ـ کیونکہ یہ فیس ان اوراق کی قیمت ہے.

6 ـ دھوکہ اور فراڈ حرام ہے، اس کی کئی ایك صورتیں ہیں:

ا ـ کوئی ایسا شخص بولی میں اضافہ کرے جو خریدنا نہیں چاہتا لیکن صرف خریدار کو دھوکہ دینا چاہتا ہے.

ب ـ جو خود نہیں خریدنا چاہتا لیکن وہ خریدار کو دھوکہ دینے کے لیے بولی میں فروخت کی جانے والی چیز کو بہت اچھا بیان کرے اور کہے کہ اسے اس کا تجربہ ہے اور اس کی تعریف کرے تا کہ خریدار اس کی قیمت میں اضافہ کرے.

ت ـ سامان فروخت کرنے والا یا اس کا وکیل یا پھر بولی بولنے والا ایجنٹ جھوٹا دعوی کرے کہ اس نے اس میں کچھ محدود رقم کی ادائیگی کی ہی تا کہ بھاؤ لگانے والے پر خلط ملط کرے.

ث ـ شرعی طور پر ممنوعہ دھوکہ کی صورتوں میں سمعی اور مرئی اور پڑھے جانے والے وسائل پر اعتماد کرنا جو ایسے اوصاف بیان کرتے ہیں جن کا حقیقت سے کوئي تعلق نہیں ہوتا، یا پھر خریدار کو دھوکہ دینے کے لیے قیمت زیادہ کردینا، اور اسے معاہدے کرنے والے پر ڈال دینا بھی شامل ہے.

واللہ تعالی اعلم .